سوال

(171)مسبوق کو فوت شدہ رکعت اور منفرد کی جہری نماز میں قراءۃ بالجھر ہونا چاہیے یا بالسر ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسبوق کو فوت شدہ رکعت اور منفرد کی جہری نماز میں قراءۃ بالجھر ہونا چاہیے یا بالسر ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

یہ معلوم ہے کہ جہری نماز میں قراءۃ بالجہر اور سری میں قراءۃ بالسر حنفیہ کے نزدیک واجبات سے ہے، اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک غیر واجب ہے یعنی: سنن صلاۃ سے ہے، وجوب پر کوئی نص صریح نہیں ہے۔ بجز عمل رسول و توارث وتعامل امت کے، خلفاً عن السلف، اس پر حدیث کے نام سے ابوعبیداللہ اور مجاہد کا یہ قول: ''صلاۃ النہار عجماء،، اور دوسرا مرسل روایتیں بھی پیش کی جاتی ہیں جن کے الفاظ یہ ہیں، حسن بصری اور زرہری کہتے ہیں: ''سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجہر بالقراءۃ فی الفجر........ ویقرأ فی نفسہ.... (مرسیل ابی داوٗد) یہ بھی معلوم ہے کہ جہری خصائص امامۃ وجماعت سے ہے۔ اس لیے تمام ائمہ کے نزدیک منفرد کو اختیار ہے کہ جہری نماز سراً پڑھے یا جہراً، البتہ حنفیہ کے نزدیک جہراً پڑھنا افضل ہے، لیکون الأداء علی ہیئۃ الجماعۃ، اور امام شافعی کے نزدیک بھی منفرد کے لیے جہری میں جہر سنت ہے۔ لأنہ غیر مأمور بالإنصات لأحد فأشبہ الإمام، مسبوق منفرد کی طرح ہے، اس لیے وہ بھی مخیر ہے۔ بین الجہر والمخافتۃ، ''وَأَمَّا الْمُنْفَرِدُ فَظَاهِرُ كَلَامِ أَحْمَدَ أَنَّهُ مُخَيَّرٌ وَكَذَلِكَ مَنْ فَاتَهُ بَعْضُ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَامَ لِيَقْضِيَهُ قَالَ الْأَثْرَمُ: قُلْت لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: رَجُلٌ فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ مَعَ الْإِمَامِ مِنْ الْمَغْرِبِ أَوْ الْعِشَاءِ، فَقَامَ لِيَقْضِيَ، أَيَجْهَرُ أَوْ يُخَافِتُ؟ قَالَ: إنْ شَاءَ جَهَرَ، وَإِنْ شَاءَ خَافَتَ

ثُمَّ قَالَ: إنَّمَا الْجَهْرُ لِلْجَمَاعَةِ، قُلْت لَهُ: وَكَذَلِكَ إذَا صَلَّى وَحْدَهُ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، إنْ شَاءَ جَهَرَ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَجْهَرْ؟ قَالَ: نَعَمْ، إنَّمَا الْجَهْرُ لِلْجَمَاعَةِ وَكَذَلِكَ قَالَ طَاوُسٌ، فِيمَنْ فَاتَهُ بَعْضُ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَلَا فَرْقَ بَيْنَ الْقَضَاءِ وَالْأَدَاءِ،، (المغنی 281/280/2) معلوم ہوا کہ منفرد و مسبوق کے بارے میں تخیر یا افضلیت وسنیت، جہر فی الجہریہ کا مسئلہ محض اجتہادی وقیاسی ہے، منصوص نہیں ہے، اور اس کے لیے وجوب جہر کا تو کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 266

محدث فتویٰ